کی اجازت سے مشروط ہوگا۔ مدارس کی رجسٹریشن سے متعلق اجازت نامہ رجسٹرار/ڈویژنل کمشنر جاری کرے گا۔ تصدیق متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی ذمہ داری ہوگی۔ اجازت نامہ کے اجراء سے قبل ذرائع آمدن، مالی امداد کرنے والوں کی تفصیلات دینا لازمی ہوگا۔ مدرسہ کے نصاب کی تفصیلات دینا ہوں گی۔ مدارس کے اساتذہ/معلمین، طلبہ کے مکمل کوائف لازماً جمع کروانے ہوں گے۔ واچ لسٹ اقدامات ضلعی ایس ایس پی کی ذمہ داری ہوگی اور وہ بذات خود مدارس کی کڑی نگرانی جیسے امور کو غیر معمولی بنائے گا۔ اسسٹنٹ کمشنر متعلقہ مجسٹریٹ کے ہمراہ کسی بھی مدرسہ کا کسی بھی وقت اچانک دورہ کرے گا (روزنامہ جنگ کراچی۔ 7 ستمبر 2017ء)

اسے کہتے ہیں ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔ یہ شرمناک حکم نامہ ایسے ماحول میں جاری کیا جارہا تھا جب دہشت گردی میں ملوث یونیورسٹیوں کے طلبہ پکڑے جارہے تھے۔ چاہیے تو یہ کہ جہاں مرض موجود ہے وہاں علاج کیا جائے، اگر سرجری کی ضرورت ہے تو سرجری کی جائے، الٹا مدارس دینیہ کی ہی مشکیں کسنے تیاریاں ہورہی ہیں۔ جس طرح کی کڑی پابندیاں دینی مدارس کے ساتھ روا رکھی جارہی ہیں اور اساتذہ وطلبہ کو جس کڑی نگرانی میں لایا جارہا ہے، معاف کیجئے بستہ ب کے بدمعاشوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ قال اللہ وقال الرسول کی تعلیم دینے والوں اور یہ مبارک تعلیم پانے والوں کے ساتھ بستہ ب کے بدمعاشوں کی کوئی نسبت نہیں۔ مجرم اور مومن برابر نہیں ہوسکتے۔ ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ دینی مدارس کے طلبہ کو وہی عزت اور مقام دیا جائے جو آپ کالج، یونیورسٹی کے طالب علم کو دیتے ہیں اور ان کے بھی وہی حقوق تسلیم کیے جائیں جو آپ کالج، یونیورسٹی کے طلبہ کو دیتے ہیں۔ ورنہ اگر یہی دوغلی پالیسی جاری رہی اور دینی مدارس کو شرمناک ہتھکنڈوں کے ذریعے دبانے کا رویہ برقرار رہا تو اس کا نقصان ہی نقصان ہے، نفع ایک فی صد بھی نہیں۔

جہاں تک دہشت گردوں کا معاملہ ہے وہ مولوی کے روپ میں ہوں یا مسٹر کی شکل میں، ان کو انصاف کے کٹہرے میں لاکر قرار واقعی سزا دیں، اس معاملے میں کوئی دوسری بات نہیں ہوسکتی۔

## کیا مسلم سپہ سالاروں میں کوئی ایک بھی معتصم نہیں؟

برما (میانمار) میں مسلمانوں کے خلاف بدھا کے پیروکاروں کے بدترین مظالم جاری ہیں۔ اگست کے اواخر سے اب تک ہزاروں مسلمانوں کو شہید کیا جاچکا ہے۔ تقریباً تین لاکھ کے قریب مسلمان (مرد، عورت، بچے) اپنے وطن کو چھوڑ کر ہجرت کرچکے ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں مسلمانوں کے دیہات کو نذر آتش کیا جاچکا ہے، ہمارے یہ مسلمان بھائی بے بسی، کسمپرسی کے عالم میں پڑوسی ملک بنگلہ دیش پہنچ رہے ہیں۔ اس کا اندازہ میڈیا

رپورٹس اور روتی بلکتی اور چیختی تصاویر سے ہوتا ہے۔ ہر وہ شخص جس کے سینے میں دل ہے، روہنگیا مسلمانوں کے درد کو ایک گہرے زخم کی طرح محسوس کر رہا ہے۔ مصیبت کی اس گھڑی میں تمام مسلمان روہنگیا مسلمانوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں، مگر معلوم ہوتا ہے کہ تمام مسلم حکمران سوائے ایک دو کے کہیں اور کھڑے ہیں، ان کی زبانیں گنگ اور چہرے سپاٹ ہیں۔ ان تک مظلوم برمی مسلمانوں کی آہیں، نالہ وشیون، فریادیں نہیں پہنچ رہیں۔

ترک صدر رجب طیب اردگان نے روہنگیا مسلمانوں کی اشک شوئی کی کوشش کی ہے...... ان کی اہلیہ خود پناہ گزین کیمپوں کا دورہ کر کے مظلوموں کا حوصلہ بڑھاتی رہیں۔ حکومت پاکستان نے بھی اس مسئلے پر آواز اٹھائی ہے اور برما کے سفیر کو بلا کر روہنگیا مسلمانوں پر مظالم کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔ روہنگیا کے مسلمانوں کا المیہ معمولی نہیں، ایک عرصے سے وہ مظلوم تختہ ستم ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسلم حکومتیں سفارتی سطح پر برما کی حکومت سے دوٹوک بات کریں اور اسے مسلمانوں پر مظالم سے روکنے کی کوشش کریں۔ یاد رکھیں! روہنگیا کے مسلمان مصیبت کی اس گھڑی میں مسلم حکومتوں سے فریادرس ہیں۔ تمام مسلم ممالک کا مذہبی، اخلاقی اور سیاسی فریضہ ہے کہ ممکن حد تک وہ برما کے مظلوموں کے حق میں جو کر سکتے ہیں کریں۔ تمام ممالک مل کر اقوام متحدہ کے ضمیر کو بھی جگانے کی کوشش کریں۔ ساتھ ساتھ وہ امدادی تنظیمیں جو برما کے مظلوم مسلمانوں کی امداد کرنا چاہتی ہیں، انہیں بھی روہنگیا مسلمانوں تک رسائی دلوائیں۔ یہ سب ہمارا اجتماعی فرض ہے، اللہ تعالیٰ روہنگیا کے مظلومین کو امن و عافیت عطاء فرمائے، ان کے مصائب و آلام کو دور فرمائے اور انہیں بے خوف و خطر زندگی بسر کرنے کا توفیق عطاء فرمائے، آمین یارب العالمین!

## دفتر وفاق کے کارکن مولانا حافظ محمد قاسم کا انتقال

دفتر وفاق المدارس العربیہ ملتان کے دیرینہ ومخلص کارکن، جواں سال اور جواں ہمت مولانا حافظ محمد قاسم 6 ستمبر 2017ء مطابق 14 ذوالحجہ 1438ھ کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئے...... اناللہ وانا الیہ راجعون!

موصوف 1429ھ سے دفتر وفاق سے منسلک تھے، اپنے کام سے مخلص، ہر دلعزیز اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ انہوں نے اپنے دینی ذوق کے مطابق چناب کالونی ملتان میں جامع مسجد المعراج تعمیر کرائی، وہاں پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ درس قرآن مجید اور بچوں کی ناظرہ قرآن کی تعلیم کا اہتمام بھی کیا۔ وفاق المدارس میں ایک عرصہ تک انہوں نے شعبہ امتحانات میں کام کیا۔ اپنے پیچھے انہوں نے ایک بیوہ اور تین بچیاں چھوڑی ہیں۔ قارئین ماہنامہ وفاق المدارس سے مولانا محمد قاسم کے لیے دعائے مغفرت اور بلندی درجات کی درخواست ہے۔